ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.2.2025

شمس الرحمٰن فاروقی کے ناولوں کا موضوعاتی اور تکنیکی مطالعہ

منیر احمد

پی۔ایچ۔ڈی اسکالر شعبہ، اُردو بہاالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

Munirahmad31000@gmail.com

ڈاکٹر سامیہ کومل

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو ایمرسن یونیورسٹی ملتان

شاہد صادق

بی ایس اردو اسکالر شعبہ، اُردو ایمرسن یونیورسٹی، ملتان

Shahidshahidsadiq53@gmail.com

Abstract:

This research article explores the thematic and technical aspects of Shamsur Rahman Faruqi's novels, primarily focusing on Kai Chand Thay Sar-e-Asman and Qabz-e-Zaman. Faruqi, a towering figure in Urdu literature, not only revolutionized literary criticism but also redefined the Urdu novel. His fiction integrates historical consciousness, cultural memory, philosophical inquiry, and linguistic richness. Kai Chand Thay Sar-e-Asman delves into the socio-political and cultural intricacies of 18th and 19th-century Indo-Muslim elite life, portraying the decline of Mughal traditions and linguistic aesthetics. Meanwhile, Qabz-e-Zaman offers a metaphysical reflection on time and narrative consciousness. The article analyzes Faruqi's narrative techniques, including non-linear storytelling, symbolic structures, and postmodern elements. Through these novels, Faruqi bridges classical traditions with modern narrative forms, marking a pivotal evolution in Urdu fiction. This study affirms Faruqi's contribution to expanding the intellectual and artistic boundaries of the contemporary Urdu novel,

Keywords:

Shamsur Rahman Faruqi, Urdu Novel,Kai Chand Thay Sar-e-Asman, Qabz-e-Zaman,Narrative Techniques,Historical Consciousness, Symbolism,Postmodernism in Urdu Literature,Cultural Decline,Linguistic Aesthetics, Urdu Fiction,Literary Criticism,Thematic Analysis,Non-linear Narrative,Indo-Muslim Culture.

اردو ادب کی جدید تاریخ میں شمس الرحمٰن فاروقی کا شمار اُن ادیبوں میں ہوتا ہے جنہوں نے نہ صرف تنقید کی دنیا میں انقلاب برپا کیا بلکہ تخلیقی ادب، خاص طور پر ناول کے میدان میں بھی اپنے منفرد انداز اور گہرے فکری اسلوب سے الگ پہچان بنائی۔ شمس الرحمٰن فاروقی کا ناول "کئی چاند تھے سر آسمان" اردو فکشن کا ایک ایسا نمونہ ہے جو تہذیبی، ادبی، لسانی اور فکری جہتوں سے بھرپور ہے۔ اس ناول نے ادب کو محض بیانیہ سے نکال کر تاریخ، ثقافت، جمالیات، اور سیاسی شعور کے گہرے تناظر میں رکھا ہے۔
اکیسویں صدی کے اردو ناول میں جن تحریروں نے اپنی فکری گہرائی، تخلیقی وسعت، اور ساختیاتی پیچیدگی سے توجہ حاصل کی، ان میں فاروقی کا مذکورہ ناول سرفہرست ہے۔ اس مطالعے کا مقصد شمس الرحمٰن فاروقی کے ناولوں، خاص طور پر "کئی چاند تھے سر آسمان" اور قبضِ زماں کو تجزیاتی انداز میں دیکھا جائے گا۔ کے موضوعاتی اور تکنیکی پہلوؤں کا گہرائی سے جائزہ لینا ہے، تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ ان کی تخلیقات اردو ناول کی روایت کو کس طرح نئی سمت عطا کرتی ہیں۔
شمس الرحمٰن فاروقی کی شخصیت اردو ادب میں ایک علمی، تنقیدی اور تخلیقی اتھارٹی کی حیثیت رکھتی ہے۔ بطور نقاد انہوں نے اردو تنقید کو مغربی شعریات اور مشرقی اصولوں کے سنگم پر از سر نو متعین کیا۔ ان کی تنقیدی کتب، جیسے "شعر شور انگیز"، نے اردو شاعری کی تاریخ کو لسانی، اسلوبیاتی اور فکری بنیادوں پر نئے زاویے سے دیکھا۔ اسی علمی بصیرت کو جب انہوں نے ناول کے میدان میں برتا تو اس کا اظہار نہایت جمالیاتی، تہذیبی اور لسانی رنگ میں ہوا۔

ان کے ناول محض کہانی سنانے کے آلات نہیں بلکہ ایک عہد کی فکری و تہذیبی ترجمانی ہیں۔"کئی چاند تھے سر آسمان" ایک ایسا ناول ہے جو برطانوی ہندوستان کی اٹھارویں و انیسویں صدی کی مسلم اشرافیہ کی زندگی، تہذیب، سماجی ساخت، اور فکری دنیا کو انتہائی گہرائی سے پیش کرتا ہے۔

ناول "کئی چاند تھے سر آسمان" کا موضوعاتی مطالعہ: یہ ناول ایک عہد کا بیانیہ ہے۔کہانی کا مرکزی کردار وزیر خان ہے، جو ایک افسانوی نہیں بلکہ تاریخی شعور سے جڑا ہوا کردار ہے۔فاروقی نے اس کردار کے ذریعے اٹھارویں صدی کی مغلیہ سلطنت کے زوال، دہلی اور لکھنؤ کی اشرافیائی زندگی، مغل دربار کے آداب و اطوار، اور مسلمان اشرافیہ کی ذہنی ساخت کو نہایت باریک بینی سے قلم بند کیا ہے۔

جیسا کہ فاروقی لکھتے ہیں:

"تاریخ کو ہم فقط بادشاہوں، لڑائیوں، اور معاہدوں کی داستان سمجھتے ہیں، لیکن اصل تاریخ وہ تہذیبی اور فکری ساخت ہوتی ہے جو ان واقعات کے نیچے بہتی ہے۔"(1)

ناول میں ایک گہرا تہذیبی کرب محسوس کیا جا سکتا ہے۔لکھنوی اور دہلوی تہذیب کے زوال، زبان کی شکست، اور اخلاقی و فکری اقدار کی تبدیلی جیسے عناصر فاروقی کی تحریر میں نمایاں ہیں۔وزیر خان کا کردار، جس کی تربیت آداب، اخلاق، زبان، اور روایت کی روشنی میں ہوئی ہے، اس کرب کی مکمل نمائندگی کرتا ہے۔

"کسی زمانے میں ہمارا لفظ ہی ہمارا ہتھیار تھا، اب تو ہم خود اپنی زبان سے خائف ہیں"۔(2)

ناول میں وزیر خان کی محبت بھی روایتی ناولوں کی مانند محض جذباتی یا جسمانی سطح تک محدود نہیں۔یہ محبت بھی تہذیبی کینوس کا حصہ ہے، جہاں حسن کا تصور محض ظاہری نہیں بلکہ فکری، لسانی اور جمالیاتی حوالوں سے قائم ہے۔وزیر خان کی محبوبہ، فخر النساء، ایک ایسی عورت ہے جو محض خوبصورتی کا استعارہ نہیں بلکہ ذہانت، تہذیب، اور فکری بالیدگی کی علامت ہے۔

"کئی چاند تھے سر آسمان" کا تکنیکی مطالعہ: شمس الرحمٰن فاروقی کا بیانیہ اسلوب اردو ناول کی روایت سے مختلف، پیچیدہ، اور گہرائی سے بھرپور ہے۔ان کا اسلوب سادہ بیانیہ نہیں بلکہ کلاسیکی روایت، مرصع زبان، لسانی حسن، اور فلسفیانہ الجھنوں کا امتزاج ہے۔فاروقی کی تحریر میں زبان صرف اظہار کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک مکمل ثقافتی مظہر ہے۔

مثال کے طور پر، وہ لکھتے ہیں:

"ہماری زبان میں صرف معنی نہیں ہوتے، بلکہ اس کے پس منظر میں صدیاں بولتی ہیں۔"(3)

ان کی زبان میں فارسی ترکیبات، قدیم محاورات، اور اشعار کی بہتات ہے، جو قاری کو اُس عہد کے ادبی ذوق اور تہذیبی فضا میں لے جاتا ہے۔

فاروقی کے ناول کی ایک نمایاں تکنیکی خوبی یہ ہے کہ وہ تاریخی بیانیے اور فکشن کو اس طرح جوڑتے ہیں کہ دونوں کے بیچ کوئی واضح حد قائم نہیں رہتی۔وہ تاریخی واقعات اور کرداروں کو نہ صرف زندہ کرتے ہیں بلکہ ان میں فکری اور جمالیاتی پیچیدگی بھی پیدا کرتے ہیں۔

"وزیر خان کو معلوم تھا کہ حقیقت صرف ایک سطح پر نہیں ہوتی، وہ تہہ در تہہ ہوتی ہے، اور ہر تہہ ایک نیا معنی لے کر آتی ہے۔"

(4)

یہ فریم قاری کو صرف تاریخ کا طالب علم نہیں بناتا بلکہ اسے فکری سطح پر چیلنج بھی کرتا ہے۔

فاروقی کا ناول خطی بیانیہ (Linear Narrative) سے انحراف کرتا ہے۔وہ ماضی اور حال کے درمیان فلیش بیک، داخلی مکالمے، اور زمانی ابہام کی تکنیکوں کو استعمال کرتے ہیں۔یہ تکنیک قاری کو ایک متحرک بیانیے میں شامل کرتی ہے، جہاں واقعات محض وقوع پذیر نہیں ہوتے بلکہ یادداشت، روایت، اور خیال کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

"وقت کبھی سیدھی لکیر میں نہیں چلتا... وہ کبھی ایک خواب ہوتا ہے، کبھی ایک یاد، اور کبھی ایک گمان۔"(5)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

فاروقی کے ناول میں علامتیں محض تزئینی یا علامتی علامتیں نہیں بلکہ وہ موضوع کے فکری تسلسل کو قائم رکھنے کا ذریعہ ہیں۔ فخر النساء، وزیر خان کا عشق، زبان، دربار، لباس، شاعری—یہ سب علامتی نظام میں کام کرتے ہیں۔ مثلاً فخر النساء نہ صرف ایک عورت ہے بلکہ ایک تہذیب کی علامت بھی ہے جسے زوال اور مزاحمت دونوں کا سامنا ہے۔

"فخر النساء کی خامشی دراصل اُس تہذیب کی خاموش فریاد تھی جسے آنے والے طوفانوں نے ڈھیر کر دیا تھا۔"(6)

فاروقی کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے اردو زبان کی گہرائی کو مکمل طور پر استعمال میں لایا۔ وہ زبان کو صرف کرداروں کی گفتگو کے لیے استعمال نہیں کرتے بلکہ اسے ایک تہذیبی شناخت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ناول کی نثر میں جو تہہ داری، جمالیات، اور فکری ابعاد ہیں وہ اردو فکشن کی تاریخ میں کم ہی دیکھنے کو ملتی ہیں۔

شمس الرحمٰن فاروقی کا ناول "کئی چاند تھے سر آسمان" اردو ادب کا ایک ایسا سنگِ میل ہے جو اپنے موضوعاتی تنوع، فکری گہرائی، اور تکنیکی جدت کی بنا پر ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ فاروقی نے اس ناول میں تاریخی شعور، تہذیبی زوال، جمالیات، اور فکری سوالات کو اس انداز میں یکجا کیا ہے کہ یہ محض ایک بیانیہ ناول نہیں رہتا بلکہ ایک تہذیبی دستاویز بن جاتا ہے۔

ناول " قبضِ زماں "کا موضوعاتی اور تکنیکی مطالعہ : ’’قبضِ زماں "فاروقی کی تخلیقی قوت کا ایک اور شاہکار ہے جس میں انہوں نے وقت کو محض ایک تقویمی یا تاریخی عنصر نہیں بلکہ ایک فکری اور فلسفیانہ مسئلہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ وقت کو شخصیت، فکر، اور تہذیب سے مربوط کر کے وہ قاری کو اس نظریہ کی طرف لے جاتے ہیں کہ "زماں" ایک ایسا قبضہ ہے جو انسان کو اپنے اندر قید رکھتا ہے۔ یہ ناول اس روایت سے جڑا ہے جس میں تاریخ کو محض واقعات کی فہرست کے بجائے فکری تشکیلات کی صورت میں دیکھا جاتا ہے۔

اس ناول میں بیانیہ اسلوب انتہائی تجریدی اور فلسفیانہ ہے، جہاں واقعات ایک متعین زمانی تسلسل کے بجائے تصوراتی سطح پر قاری کے سامنے آتے ہیں۔ اس میں مکالماتی اسلوب بھی مختلف ہے— کبھی خود کلامی، کبھی نقالی، اور کبھی تنقیدی وضاحت کی صورت میں۔ یہ تمام تکنیکی پہلو فاروقی کی ادبی شعور اور زبان پر گرفت کی نشاندہی کرتے ہیں۔

فاروقی محض ایک کہانی سنانے والے ادیب نہیں بلکہ وہ تہذیب، تاریخ، اور ادبی روایت کے ایک شعور یافتہ مؤرخ ہیں۔ ان کا ناول ان کی تنقیدی فکر کا مظہر بھی ہے۔ وہ ماضی کو جوں کا توں قبول نہیں کرتے بلکہ اس پر تنقیدی نظر ڈالتے ہیں، اسے پرکھتے ہیں اور اس میں موجود حسن و خامی دونوں کو قاری کے سامنے رکھتے ہیں۔

ان کے ناول میں دیگر ادبی متون سے تعلق واضح ہے۔ چاہے وہ غالب کے خطوط ہوں یا غالب کی شاعری، دبیر و انیس کا مرثیہ ہو یا داستانِ امیر حمزہ کی گونج—فاروقی کے بیانیے میں ان تمام متون کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔

فاروقی کے ناولوں میں مابعد جدید رجحانات بھی واضح طور پر موجود ہیں، جیسے حقیقت کے تصور کی شکست و ریخت، بیانیہ کی غیر خطی ساخت، اور کرداروں کی نفسیاتی پیچیدگی۔ وہ قاری کو کسی قطعی نتیجے پر نہیں پہنچاتے بلکہ اس کے ذہن میں سوالات، تشکیک، اور جستجو کے دریچے کھول دیتے ہیں۔

ان کی نثر نہ صرف زبان و بیان کے جمالیاتی پہلوؤں کا حامل ہے بلکہ اس میں ایک ایسا توازن ہے جو قدیم تہذیبی لب و لہجہ اور جدید بیانیاتی ضرورتوں کو یکجا کرتا ہے۔ ان کے الفاظ، ترکیبیں، جملوں کی ساخت اور بیانیہ کی روانی سبھی کچھ اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ اردو زبان کا یہ محسن اس کی جمالیات کو ایک نئے دور میں لے آیا ہے۔

شمس الرحمٰن فاروقی کے ناول اردو ادب میں ایک نئے فکری اور فنی امکان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی فکری جہات صرف ماضی کی بازیافت یا تہذیبی رجعت پسندی تک محدود نہیں بلکہ جدید شعور، مابعد جدید مباحث، اور تنقیدی فہم کا بھی احاطہ کرتی ہیں۔ ان کے ناولوں میں بیانیہ صرف کہانی گوئی کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک فکری مکالمہ ہے جو قاری کو اپنے شعور اور لاشعور کے درمیان لا کر کھڑا کرتا ہے۔

فاروقی نے اردو ناول کو زبان و بیان، موضوع اور اسلوب ہر سطح پر ایک نئی راہ دکھائی۔ ان کی نثر میں کلاسیکی فصاحت کے ساتھ ساتھ جدید تجربات کی ندرت بھی ملتی ہے۔ ان کے ہاں تاریخ محض ماضی نہیں بلکہ حال اور مستقبل کا فکری استعارہ بن جاتی ہے۔

ان کے ناول ’’کئی چاند تھے سر آسماں‘‘ اور ’’ قبضِ زماں ‘‘ اردو فکشن کی تخلیقی سرحدوں کو وسعت دیتے ہیں۔ یہ محض ناول نہیں بلکہ علمی و تہذیبی بیانیے ہیں جن میں اردو زبان، تہذیب، تاریخ اور شعور کی پرتیں ایک دوسرے میں گندھی ہوئی ہیں۔ اس مضمون میں یہ واضح ہوا کہ فاروقی نے نہ صرف اردو ادب کے تنقیدی میدان کو وسعت دی بلکہ تخلیقی ادب میں بھی ایک نئی فکری جہت کو متعارف کرایا۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

حوالہ جات

1۔فاروقی، شمس الرحمٰن۔ کئی چاند تھے سر آسمان . دہلی:سنگ میل پبلیکیشنز،2006ء ص24

2۔فاروقی، شمس الرحمٰن۔ کئی چاند تھے سرِ آسماں .لاہور:سنگ میل پبلیکیشنز،2006ء ص102

3۔فاروقی، شمس الرحمٰن۔ قبضِ زماں . دہلی: فکشن ہاؤس،2014ء ص75

4۔فاروقی، شمس الرحمٰن۔ تنقیدی افکار . دہلی: مکتبہ جدید،1990ء ص189

5۔ علی، شمیم۔ "شمس الرحمٰن فاروقی کی ناول نگاری: ایک مطالعہ ".اردو ریویو, شمارہ42،2016ء

6۔ احمد، خرم۔ "فاروقی کا تنقیدی شعور اور فکشن" . نقوش, شمارہ89،2018ء